تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ

(یہ اللہ کی آیتیں ہیں - ہم حق کے ساتھ آپ پر ان کی تلاوت کرتے ہیں)

یہ جتنی بھی آیات قرآن میں بتائی گئی، جتنے واقعات بتائے گئے سب اللہ کی طرف سے ہیں۔ نبیؐ کو یہ ساری باتیں پتہ نہیں تھیں - انھیں اللہ نے بتائی - اور بالکل سچ سچ بتائی - آپؐ بنی اسرائیل کے تاریخ سے واقف نہیں تھے - کوئی لائبریری مکہ اور مدینہ میں نہیں تھی جس سے وہ پڑھتے اور ویسے بھی وہ پڑھنا لکھنا بھی نہیں جانتے تھے - تو اتنی ساری تفصیلات میں تاریخ کس نے بتائی - اللہ کہتے ہیں کہ ہم آپ پر ان آیات کی تلاوت کرتے ہیں - کافر کہتے تھے کہ نبیؐ کو کوئی عجمی پڑھاتا ہے کبھی کہتے کہ نبیؐ شاعر ہے اور کبھی کہتے کہ کاہن ہے - اسلیے یہاں واضح بات بتائی جا رہی ہے کہ یہ ساری آیتیں اللہ کی طرف سے ہیں ۔

طالوت اور جالوت کے قصے کے بارے میں 400-300 صفحات پر تاریخ لکھی گئی - اگر اسے مختصراً بیان کرنے کہا جائے تو شاید 50 صفحات میں وہ بیان کریں گے لیکن اللہ نے قرآن میں 5 آیات میں انکی پوری تاریخ کا خلاصہ بتا دیا۔

وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

(اور بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں -)

اور یہ اس بات کی گواہی ہے کہ یقیناً آپ رسولوں میں سے ہیں - کافر کہتے تھے آپ رسول نہیں ہیں - ہم آپکو رسول نہیں مانتے - آج بھی جھگڑا آپؐ کو رسول نہ ماننے کا ہے۔
اگر کوئی واقعی جاننا چاہتا ہے کہ آپؐ رسول ہے یا نہیں تو وہ قرآن پڑھکر دیکھے۔

قرآن میں کئی جگہوں پر گذشتہ امتوں کے واقعات بتائے گئے - وحی سے پہلے آپؐ اور انکی قوم ان واقعات سے ناواقف تھی:

آل عمران: 44 ← (مریمؑ کا قصہ بیان کرنے کے بعد کہا گیا) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم آپکی طرف وحی سے پہنچاتے ہیں۔ آپ انکے پاس نہیں تھے جب کہ وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریم کو ان میں سے کون پالے گا - اور آپ انکے جھگڑنے کے وقت ان کے پاس نہیں تھے -

ھود: 49 ← (نوحؑ کا قصہ بیان کرنے کے بعد کہا گیا) یہ خبریں غیب کی خبروں میں سے ہیں جسے ہم وحی کے ذریعہ سے آپ تک پہنچا رہے ہیں - اس سے پہلے نہ آپ کو ان کا (تفصیلی) علم تھا اور نہ آپکی قوم کو ۔۔۔

یوسف: 102 ← (یوسفؑ کا قصہ بیان کرنے کے بعد کہا گیا) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسکی ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں اور آپ ان کے پاس اس وقت موجود نہیں تھے جبکہ انھوں نے اپنی بات ٹھان لی تھی اور وہ (یوسفؑ کے خلاف) سازش کر رہے تھے -

یہ دلیل ہے کہ آپؐ سچے رسول ہے - ان واقعات کو نبیؐ اور انکی قوم نہیں جانتی تھی - آپؐ کو وحی کے ذریعے یہ سارے واقعات بتائے گئے - توراۃ میں جونکہ بہت سے واقعات موجود تھے لیکن انکی کتاب عام لوگوں کے لیے نہیں تھی - صرف مخصوص لوگ ہی اسے جانتے تھے - اور کئی باتیں انکے علماء نے بدل دیئے تھے - انکی کتابوں میں کئی تضاد (Contradictions) بھی ہیں - قرآن میں ایک بھی متضاد بات نہیں ہیں - قرآن میں بالکل درست معلومات ہیں۔

⇐ فرعون پانی میں ڈوب گیا تھا اسکے بارے میں قرآن میں بھی ہے اور اہل کتاب کے کتابوں میں بھی ہے - لیکن قرآن میں یہ بھی بتایا گیا کہ فرعون کے جسم کو عبرت کے لیے باقی رکھا جائیگا۔
یونس: 92 ← "تو آج ہم صرف تیرے بدن (لاش) کو بچائیں گے تاکہ تو اپنے بعد آنے والوں کے لئے (عبرت کی) ایک نشانی بن جائے (اگرچہ) لوگوں کی اکثریت ہماری نشانیوں سے غافل ہی رہتی ہے"۔

⇐ یوسفؑ کے دور میں فرعون نہیں تھے - اسی لیے قرآن میں یوسفؑ کے قصے میں مَلِك (بادشاہ) کا ذکر آتا ہے، فرعون کا نہیں - یوسفؑ کے وقت کوئی اور Dynasty تھی - جو ابھی تحقیق (Research) سے پتہ چلی - لیکن بائبل میں یوسفؑ کے دور میں فرعون کا ذکر آتا ہے جو بالکل غلط ہے -

⇐ ابراھیمؑ کی قوم جن چیزوں کی عبادت کرتی تھی انکا ذکر قرآن میں آتا ہے کہ وہ سورج، چاند اور زہرہ سیارہ (Venus Planet) تھے۔
کوکب ← عربی زبان میں یہ لفظ آسمانی شے (Celestial object) یا ستارہ یا سیارہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
قرآن میں آیا ہے کہ کوکب تھوڑی دیر کے بعد غائب ہوگیا - یہ انکی دیوی Ishtar سے میل کھاتا ہے - اسکا دوسرا نام Evening Star ہے جس کو زہرہ (Venus) کی شکل انھوں نے دی تھی۔
جو سیارہ کچھ وقت کے لیے شام کے وقت ظاہر ہوتا ہے وہ زہرہ (Venus) ہے -
آج 20th صدی میں تحقیق سے پتہ چلا کہ اس علاقے میں ان تینوں کی تصویریں موجود ہیں ۔

بائبل میں (Joshua 24:2) میں صرف یہ بتایا گیا کہ وہ قوم کسی اور کی عبادت کرتی تھی - نام ذکر نہیں ہے -
توراۃ میں (Apocalypse of Abraham, Chapter-7) میں کہا گیا کہ وہ آگ، پانی اور زمین کی عبادت کرتے تھے - حالانکہ ان چیزوں کی تصویریں اس علاقے میں نہیں ملی ۔
Jubilees 12:17 میں سورج، چاند اور ستاروں کی عبادت کے بارے میں آتا ہے - یعنی ستارہ نہیں بلکہ ستارے (جمع) - حالانکہ ایک ہی ستارہ یا سیارہ زہرہ (Venus) کی تصویر محققین کو ملی -

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن نے اہل کتاب کی کتابوں سے نقل (Copy) کیا ہے تو پھر یہ تضاد کیوں! اور قرآن آج کے دور میں بھی بالکل صحیح بات کیوں ثابت کرتا ہے۔